

یون خرامندہ بشوخی ظلم رعیت ہا  
بال بردا پیری چلیون برادر ہا

سج ہی جس سی بل غنق قمر ہا  
آہوشخ ہی کیا یکب خرامان کیا ہی

کولی شاخ آہو دکانی غارہ کرمین تون  
جوش لبہ مضمون کی مہدی طغیانی

کولی سرخابا پر یکب دسی مین کولان  
عقل اول فی لکبا جس کو محیط زانی

سجن صاف سی اس رجم ہوئی حیرانی  
ہندین من طبیعت جو کولی لہر کیا

سابل مینہ ہوا آئینہ یانی یا  
شکلی اس فشتی کا جفا ہی کجا حار

آج کس کس کی گزار سخن ہی پہلا  
عالم نوری ہر بخشین بگین خندا

جب کہلا غنچہ تو دروازہ کہلا خندا  
سایہ برغل کا ہی آئینہ عکس خندا

ہر شمع ہریت ہی کس تھالی بن  
سبز سبل گل ترغوف ہی غنچہ خندا

نام طلت نہیں لالی کی پالی لالی  
کاغذ شوق ہی اک سبز جن خندا

طوطی بولا مری خامد کا میان شعرا  
جس کو گلدستہ بیابان ادب کہی

کیون نہوں ج میں کہتا ہوں شہر کا  
خند صبح بچار اصدیت کہی

کیسو جو تسلیم ہو کی بنی خامد  
یا اور ایسی فردوس سی شاخ مشبو

شاید ارستہ ہو جائیں سخن کی کیسو  
کہ شب بکریں ہر سمت اور می شکیں

یا کہو خانیہ زکرس ہی کہ کہ کہ  
روشنائی بھی نیا لکھی کہ ہی منتظر

نیل کس عقیقت میں نامہ  
کوہ لیں شجرہ طوطی اسی ہو جتا کہ ضرور

بیسنی کی لٹی ہو دیرہ لغت کہ  
شمع از رخسہ طوطی لالین گل

بہر نہیں لینی کا جبریل امین سامد  
یابی ہر چشمہ کوثر کا مگر صاف و طہور

رنگاہ شجرہ کا بھی اب کوئی مسلمان کبھی  
 شجرہ کو سالک یا زلی میزبان کبھی  
 لالہ زار اپنی سخن کا چمنستان کبھی  
 لعل کی واسطی تختہ پر خشان کبھی

دوست ہی برہمی انجمن کردو گا کہ شفق پر ہی ارادہ ہی را شفق کا

و در کاغذ کاو تو همی عجب انداز گویا  
 پرده چشم کو قمر طاس مندا ساز  
 اینجی تصویر اوسى جلوه گیر نماز گویا  
 جرم لون ماهه بین اینی عجب ساز

۱۳ شعله طور کا کیا خوب گنجائش :- خاکہ انکارہ کف دست پر مضیا ، ایب

یوں سوجان سی ہو کلزار جہاں سوز  
موجود نہ ہو کجی نہ سنی ایسی کجی

موجود گنجی تصور پر سر ابا ی نبی  
ہی یہ تصور مقدس کہ ازل میں جو کجی

۱۳) ناز سی خاتمہ قدرت فی کہا اور دعا اور تصویر یہ بول اور اسی کے آئینہ میں

نقش تصویر که بی هیچ تعبیر و تامل  
نقش تصویر که بی لوح و قلم نور افشان

۱۱۱ گیتی تصویر که حسب علی کنیز پنهان گیتی تصویر که حسب علی کنیز پنهان

تصویر حبیبی کنجی نقاشی از  
 خود لاکا هندی که هر وصف میں قبی فضل  
 بیاض شرح مفصل میں لاقین مجمل

توای خورشید نیری امنی از نمن

۱۱۱  
 در او دهنم تو سببمان خاتم  
 به خاص خلایع و برکات آدم  
 فکر کنی می تو ذکر ز کثرت آدم  
 شکر میقولی و صبر دل آید بهم

حسن یوسف ایمانی در نیلای  
انچه خوبان اسرارند تو سجاد

[illegible]

۱۳	وادی تصویر بی کس حق کی قسم پیر بیک آئینه وحدت میں جسی قسم تصویر	۱۴	سایہ زیبایں تہا آپ کی فاش کی لہریں روستائی تہی ہی ہر نبوت کی لہریں	
۱۵	جسم محبوب خدا نور کا اک پست لہری اوسکی قاست کہ پہلا سایہ بنا کیلہ	۱۶	لاکھ عاشق ہوں مگر لطف و محبت نہ طلح حق ہو تو ہو ظلمت ہی غم	
۱۷	قلک اوصاف کہ گویا دینہ ہو لو بخدا آب آئینہ باطن سی وضو کر کی را	۱۸	اوشہ کھڑی ہی چلی تعلیم طاعت ہی قد و قامت نہیں بہر قدر قد کا	
۱۹	عشق کرسی بچپائی ہی مراد بن سزا اسی فلک فکر باز آذہ ہمت ہی سزا	۲۰	ان مثالوں سی تہا نہیں ہی ہی راستی جو ہر آئینہ ایمان ہی ولا	
۲۱	دیکھی دو ذوالف اوسکی تو کہلا لہریختا دوسرا وادی ایمن میں کجی شمع	۲۲	سرفدس ہی جاب لب ریاسی قدم سیم احمد کا ہی دامن حدی مخم	
۲۳	قطرہ بکریست کہ از بحر حد ایچم ہر بحر بر قطرہ بکریست کہ از بحر	۲۴		

نقد و نظر  
ملاحظہ فرمائیے  
جو کچھ کہنا  
ہو گا  
ملاحظہ فرمائیے  
جو کچھ کہنا  
ہو گا

لئی است کی کند آبیانی اینی سدر  
 دن کنی جاتی هن کب دوشه آبی نظری  
 سغرت کیون نه بڑی بانو میان آکر  
 زلف مشکین کو دکھا کر یہ کہیں سب



۲۳ ان جلو حشر کی بازار کا سودا کو  
 نقد سراپا است کا سیاہ کو



سایہ ہی فرق یون بہ چاب حق کا  
 عالم غیب کا سردار ہوا جلوسا  
 پروبال فسر نہ پر زمین کہو جی ہما  
 نچیں سہ کار یہ سلطان جس شا



۲۴ کشور کا کل پرچ و خیم سرد  
 نہ خن ہی نہ خطا ہی نہ عجز سر  
 خوش نویں از لی قلم نادر و کا  
 باغبانی ارم کا قہنہ ای است زرا



۲۵ کو خیر خلد نظر آنی کا دین  
 خوب فردوسہ کہانی خطنہ امین  
 ہر رگ و ریشہ سی ہی صاف بر شہ  
 زلف سہ خطہ ہی کہ لکھتے خطا کل



۲۶ مرغ پر نور کا ہی کا کل شکو شسی ظہور  
 سنبل مین ہی عیان جلو باد پر نور  
 دیکھو دامن مہر سی کی تلی شب ظہور  
 ابر رحمت مین ہی نور شہید قیاس نور



۲۷ بی بی مین ہی شمع نخل روشن  
 وصف پیشانی مین ہوتا ہی قلم سر زین  
 سیدہ القدر مین ہی نور الہی نور  
 لوح لیم انتوار و جسی کہی پیشین



۲۸ بارونکی غنچہ مین کہی ابر شکو کس  
 بی بی دیباچہ گلستان ام کا کس  
 مصحف گل ہی رخ خاتمہ نسخہ دین  
 سورد فاختہ مصحف گل ہی وجین



۲۹ اسی فلک شکو دکھانی منہی یہ پیشانی  
 نسبت فزاد اختر ہی نہ توفی جائی  
 تگرہ می تگرہ می ہی تگرہ می تگرہ می  
 حیف کم لگی و بارگہ سلطانی



۳۰ چاندنی برج مہر مین نکان کی حکمی  
 نگہی خانہ خورشید مین چہ شہنم کی



پس دو بروی سپید زین سپید  
 طاق با خانه خود نشیند کی آن بین نظر  
 نقشه ابرو که در کجائی حوشار و لک لک  
 بر توخ سی میخ کی بود و سپیکر

۲۹ خواب بین بی خود نه در زمین نشین  
 شتری پست کفان کفیل بود با کف

دیکو هم بپوشیانی انور ابرو  
 این اسی آینه صاف که جو حشر ابرو  
 آبروی هم خنجر بین مستر ابرو  
 موج دریا می شجاعت بین سدر ابرو

۳۰ و کجائی آینه ما درین تصویر بین  
 یا جی حشر که بدرین من شمر بین

ایک کجائی بی بابین دو ابروی سپید  
 که نظر آتی بی وقت غضب و شتاب  
 به عجب نام خدا صاحب نه خاص و عام  
 الف اسم جیامی بی ان بسم

۳۱ لفظ و معنی من عجب بزرگو طاق  
 الف طاق جیایانو عدد طاق مهر

رگ جو کاشای تو شاهین ترازو ابرو  
 لکبه بڑجای اگر جانب است سر  
 مردک شک بی اورد بی چشم و کج  
 صاف آبی بی سران قیامت کج

۳۲ بی پرده جو هاری مژگی که کج  
 مردم چشم که بین منی اسی تو لک

لک بی کاشا تو خلش سی نه در من کج  
 مردم چشم ترازو جو کری سر کج  
 ابرو شاهین بی تو صبر کج  
 قدر انداز سخن بگوین که ما شتاب

۳۳ چشم طارکی چون کعبه الطلح  
 نظرات سی بی بصره بی نظر

طرفه مضنون بی جی پیش نظر هوا کج  
 ایسی مکنس که بی بی با داکم کج  
 چشم طارکی بی جی پیش نظر هوا کج  
 چشم بدور عجب آکبه بی اشار

۳۴ لکبه اگر جی سی جی کج  
 چشمکین ماری سخن کو نظر فیه کج

چشمکین ماری سخن کو نظر فیه کج





 اک نیا نشو نخلون دل پر جو ہری  
 چلکین اکسیر کی بولی میں سنا اگر سوسے

(۳۵) صدق مئی الیہ سید برستی کی کر  
 در سبلی آنکھ کو بھی نہیں پہنچا تیغ کو


 کوئی نور تر زلف تہ است سنو  
 زنگ کا او سکی صبا سنکی میں ٹنک

(۳۶) گو ہر صفت سی گردا میں دریا ہو  
 یون صفت سی کی موی کدیں کھڑا ہو


 سرفراکش قطب گر چہ تپہ سیدی تیز  
 ہر زمین کعبہ ابرو کی بڑی مردم خیز

(۳۷) گوش مینی کو ہی دیکھی سب کی ہر  
 طبک مصاحب فغان بیان سحر


 آب آئینہ خدین منور سے مگر  
 یوسف حسن کا معراج ہی پیش نظر

(۳۸) خد کی آگلی الفاظ خدا مینی ہی  
 واہ خود مینی یہاں عین خدا مینی ہی


 چشمہ فیض ہی حضرت کالب جان پر  
 شاخ ہی ابرو جم چشم مبارک ہی

(۳۹) یہی حیرت ہی کہ او سکا نہیں پایا  
 دیکھی خسار تو خیر نور خدا کیا دیکھا


 چشمہ محسوس اس بحر میں اب نہ ہی  
 وصف خسار ادا کر تمکا مجھ پر حق


 مطلع صبح بیا صنی کی نورانی  
 حسن سلی یہ گھر فرزند لاکھانی

رو بروی جو آینه توانی سکتا ہو  
شامت آبائی جو خورد کو پیو دا



تسخ کی ہی دسویں اے ویاں چو کپڑا ہو  
ہو رو جو جائی تسخ حسن کر ہو لا ہو

۱۱

سرخ یا سو کو کھائی مقابلین



جین پر سورہ دوست کو ملک کھائے

رو رو ملن جو رشید کی سالی کھائی  
ماظو غوری ویکو کر نکا کس



سائنی تنہج کی اند سیر اکس  
امی ہونی مین ہلا آب کی شہیا کس

۱۲

کونی تیر نور ویشی کا ہی زنی



نور خسار سی جو فونین سائی

کس سیرین ہی کرا عمار نہیں کس  
سوزن خنسی ہر چند نہیں کس



کس لکھون و ظلم ہی ید بھنا کس  
کس کس کس ہی مگر غلبت نہیا کس

۱۳

کار دی کسنی جو شتا لونی



اور قطعا جو وہ علوا ہی تو مقرر

کس کس کی تشہد مہی سے  
اب نہوان نہ کہا خضنی کو چھٹی



دش دوم دیتی ہی گر چھٹی  
اب فطر رہ گئی خورد شد کی ہو شکر

۱۴

کون باقوت تو دو باتین



لعل سمجھون اوسے انگہن ہی

مرجا است مرحوم رسول جونی  
نوشہ اردہی تبیین ہر شرت طلبی



دل بہار ابی ہی پڑ مردہ فی العجم  
فیض باقوتی لعل کس کس

۱۵

اور جو رہن مبارک ہو وضو کا نم



توت دل کی لمی شرتا رہی

فر و صف دردندان مین کس  
سکس تشہد نہواو سکی صفت کس



رات بہناری ہی گنتی ہی مہی سن  
یون قنات ہی کہ سسار مین شکر

۱۶

عوزی ویکو تو کس کی چائی



یاب ساغر گردون کی بہنالی

Handwritten notes in the left margin.

چوب سایل تشبیه وار در و کر  
آباد اسن مین لی گردشی گو

بانی بانی من بود احوش حروت می  
سمنی باز و طبیعت کبابی

که درین قطره سایل غلا  
تو ملاسین انا سینه و لک

قال لی مصحف غرض سی سو کون هم  
رنگ سی خون بود اسید عیسی دینی

خفته یوت کی سلاسل مودنی  
ذکر ارد هوئی بهر کر یاسین

اک قسمی کسید در جت هی بیان  
جوی غفار کی در ماز تشد عیان

نام بخشیش است جوی حضرت کی زبان  
لفظ الله سیر نامه سی ملک دندان

نامه ملفوف لبون سی طرزد نخا  
ای لفافه خطیشت لب انشا

ای خندان کی اسرار و کسین  
ملکبا خاک مین جو چشمه آب حیات

برنجی مین جت که هر اک حکر یک دین  
درج یا قوت مین سی انش حضرت کا دین

مثل جت کی کلی کابی لکام گسین  
پسته کی شنه لکی صاف لک چن بزان

کولی گتایی که او سکون شران کسین  
کولی گتایی که او سکون شران کسین

خسیر اول که او چشمی سیدون کسین  
اور سلیمان نی کبا خاتم بزوان کسین

جس حکمیه گذری مان کر و زاره  
واقعی بی تو عجب صاحب ازدها

غنچه می پیش کی گرجه سزارون مشن  
جس سی غلام هر نو اسرخنی کن فیکان

سترانی دوی کبابی کیا کبابی  
اسم عظیم کا مکر و مینی متما سبها



خط کوئی خط شکست دل جدا کبھی  
یا که فرمان نه خط طغیان کبھی



خط یا قوت لب حسنت عیشی کبھی  
اور یکجہ نہ سہی خط شفیقا کبھی

۵۳

خط کی خوداری سی سی جفا کبھی



سی شہادت کی شد خط تنہا کبھی

بغ پر فوری تیراں کا پہلا نتھا  
میں سے ازل سے تہا مستحق ہوں کنگنا



بابتہ سی اپنی حبسی خاص منصف فی کھا  
اسلمی حاشیہ لکھا ہی خط زنگار

۵۴

رخ جواہر ان ہی اک جزوی ہوا



ای شہید یہ مہر سی تیراں کا

نگہ پاک الف صا دی چشم زیا  
چہرہ بری خط گلزار سی سینی کھا



لام کیسوی سر مو نہیں کہہ فرق  
کہ وہ سی اسل بی خلقت دین دنیا

۵۵

جمع خاطر ہو تو کجا یہ مضامین کج



دیکھیں تین تین بہت اک نئی تھیں کج

لیلۃ القدر میں کیسوی مچی وہاں  
یہ کہلا دین خطا ہر کا اور شاہ جہاں



کسکی تعظیم کو ختم کعبہ بروی دلا  
کہ مصطفیٰ نگہ پاک ہی خطا جی شہدا

۵۶

زیر رخسار مبارک خط زین لطف



دل ہی سہ کہلا رکھا ہی آن شوق

لو کھائی ہی پی روشنی طبع دلا  
انہیں داگنی باقی ہی مگر فکر رسا



شیخ کا فوری گردن کا دکھا جہاں  
پر حیاں جلتی ہیں جڑیل کی اندیشہ کجا

۵۷

سردازی اسی گردن بہت زیا



آتش حسن گلو سوز کا یہ شعلہ ہی

بارک بندہ گردن ہی کہ فوارہ نور  
کیون اس شک سی پنا ہی شستی چور



جس سی دبی رقی شرم میں ہی شمع  
گردن فوق چمکائی ہی پان حق سرد

۵۸

حق تو یہ ہی کہہ کجاشنی ایک لہر



خند میں شربت دینا حق اچھوٹا

ہاں گردن بیچک آئی تو ہوا یہ روشن  
 سی تھی کس لئی امی خانہ اسی داد کو کھن

که شب فکرین افروخته‌هی شمع سخن  
اتحالی برنج اشعارِ بیاض گردن

۵۹) حضرت وزیر و زید انفسہ بسری

تاکہ مسودہ کی سبب بیاں آورد

مُحَمَّدٌ مُعْتَرِفٌ بِهِيَ غُجْبٌ مُتَرَاكٍ  
مُحَمَّدٌ كَيْتُ شَيْءٍ كَيْتُ شَيْءٍ كَيْتُ شَيْءٍ

تلاشی مُردمانِ بَیْ هوا چون شمشیر  
که هوا نامه پیغامبری خستم او سپهر

آئی ایس ای جو نگر متقی گرام

خبر الله على قلبه ثم انما

مخبر انور کی جو معلوم ہوئی صرف تمام  
راست و غوی مغبولین اسلام

فکلمه او سین لکھا تھا نہیں کچھ ایسین  
ایک کو ہر شہادت ہی مگر بن دو نام

۶۱۱] نئی انارز کی یہ محض ہولی مالک

ایک کہ میں کہہ انا نام بہشتیہ و غیرہ

امام حضرت کی نبوت ہی شگ اسمن کنہ  
ئی فرعون سا گر من کی پری پروا نہ

میرزا محمد زکریا خان صاحب  
لوئر دست ای محمد میرزا

اور یوں میں اگر کفر کی لطیفانی

تشیہ دل پہی خیر علیانی ہو

تو زمین کی صفت بارِ خدایا کی ہے  
تو ملاحظہ اس باغِ مین چہ تباہی

شاخیں مٹکیں جو کہوں شاخ گلِ رغنا،  
بیلِ بیس ہزارو کا یہ جان غنچا ہے

۴۰۰

دستِ گلچین کو یہاں دستِ نرگل کہتی ہیں

ری خامہ فی جب صفحہ کو بخشی ہو

عالم بخشش ششمی کف انوس  
سید نکاح عطار و مهر احبت سی شوق

۱۰۰

سیری الہیون تصدیق ہونے لگی ہو

شیرازی که از او این کتاب را گرفته است

با آتشی پاک جایی ہی احکام خدا  
دست تقدیری و دست و گریبان



با تون از تہ اوسنی اور اگر دوسری مان نشنا  
کسوں بداند اوسنی قوت بازو کھی



پیشانی سنی ماتہ کی چرچی آتش  
ابلیس کی ہوا چاہی سفیدی کھر  
لاجرم خاشقہ قدرت فی بھراز گدگد



خوب زردی سفیدی کا تھاد کھی  
برینہ نیم برشت ید مضیاد کھی



بند دست آپ کا ہی یا کوئی ختمہ کاند  
انگل ہر ایک ہی دھسیر جو زون بند  
طبع اوستا و ازل ہی ہی عجب نازک بند



جھک جو خفیت پھر اقدس پس ہی  
اس سوس کی خرف کو چھس لیں



پچھو کی شش و پنج سی ہونا کھر  
بسکہ ہر عضو میں جدت کا یہاں جلو اھر  
بیگانہ پیر پرور ہی بخت



دیکھو گوشتی ہی ناخن کا کف دست کا  
ہی جان بدر بھی انکشت نامشعل



روشنی ہی ایسی یارب کہ میرا دل ہی سپاہ  
ہر انور ہی تسلی میرا ناخن شاہ  
ماہ کہنا ہی کف دست کو شک ہی ناہ



ہمیں پچھو و عہد اناقل و کھا  
اک ہر ہی میں میرا کوہ کال و کھا



کون کھی صفت سیدہ صاف گھر  
اور کھی پان گشتی ہی سہان گھر  
دست بر سینہ چرت ہی پان چرت



صدر ایوان سال کا عجب سینہ  
صورت علم لدنی کا یہ آئینہ



خط باریک ہی اک سید نورانی پر سایہ سنبھل جنت ہی برومی کوثر		بال آئینہ تن پر نہیں والد مگر کیون ہو سید سیت بہادر مگر
آب سیدین میں یلموچ نہ کھنڈ		خط مشکین بک سید نور کہی
بلی اونکو ہی اس ادی امین کی راہ بولی دیکھو یہی خس بخش خط سیا		سید پر حضرت موسیٰ کی بڑی شہادت جادو راہ سی جسیریل مگر تہی اکا
اکا ہو سید کامیدان مقام ہو		پر تہائی گو بہان خند دل حق جو ہے
ادب ہی سریر سیر دو عالم کی نسیل ہی بجا ہمدرد لفظ قدم ہی جو مدیل		گرچہ پرواز میں اندیشہ ہی ال خریل نہی پر کوئی نازک سی مگر کی تشبیر
کمرین دیکھیں میں پر الہی مرقع		آفات تک ہمنی بہت کاف کو ہند
یہ ہی سرور اقبال تو وہ ہیں اک بال بہر شاخونکی کمرسی ادبی کا دھی مثال		اس جگہ پر غلطی دروہ کی مگر کج خیال خود شجاعت نہیں سامنی او کی کھیل
حیاتی میدان میں جو آئین ہر زمانہ		شکی اوصاف شجاعان جان گہرا
لام الف کا ہی تقاطع وہ کمرصل کمر بار کو سعدوم ہی سمجھی شہر		لا خط نسخ میں لکھو تو کہوں اک نکتا داد کیسا کمرون پر یہ خط نسخ کجا
یہ وہ لاہی کہ نہیں جس شجی اللہ		نہیں بت ددم اس نفی سہا
وصف میں جس کی سخندان کا لگا بٹنی نہیں جلتا ہی لگی بای قلم میں ہندو		سر عالم ہی فدا ہی قسم پاک بنی باتہ آیا ہی جگہ غز تو یہ حسرت ہی نثر
ایسا جسکی مقابل میں دوا تو نہیں		سر برا تو یہاں کیونکہ سخن کو نہیں

کعبه بین بین بیدار ایسان نو  
مین بدم بوس ایسان نو



انکی بانبداطاعت مین ل احسان دور  
وقت بالان هوئی مورد سلیمان نو

مثل میل کی سر راه چپانین کانیم



فرش لاین کاشن فالین کانی میل خیم

کل شرم من صفای قدم دجو سے  
چو کربلی کرید ہراک بھلو تر



شاخ نسیرین ہی محل ساق کی نک بو  
اھل گو قلعی مگر آسب نذر انو جو

ای سکندر کو جیت عین سید



طوطی کو سکتہ ہوا کا غصہ سید

بزم مین تکرہ باسی تھی کر سن  
ناخن پاچو در اعتن کشائی پر



شمع گور شک سی جل حای مکر سزاو ہٹا  
گردا بروی خج بان کی حقیقت اھل جا

ماہ نوگر کہین چشمی خمیا زہر



ماخذ چشم فلک مین غلش تازہ کر

لو سارک ہو قدم بوسی حضرت محسن  
اب نہیں باقی ہی کچھ خواہن محسن



کسم ہوئی ہی تھیب ایسی سعادت محسن  
آرزو اتنی ہی سیر و زقا مت محسن

سر کی بل جاؤں جو قفس قدم سرور



صا محشر کی زمین کہلون اٹھا کر

ہی نہ ایسا کہ جب گرم ہو بازار نشور  
لو سزا پاجن دوغ محض حور قصور



یون ہی یاد شدہ بار گہ عالم نور  
مین کہون واد محبی یہ نہیں ہرگز منظور

مفت حاضر ہی مگر اسکی تدبیر نہیں



کہوٹی و امون بکی نصف کی تصویر نہیں

شرف لیل آدم



صلی علیہ وسلم

سید

Handwritten marginal note in Urdu script on the left side of the page.



سر باریابی و جنت عانی گردد سر شاه سخن است که حله صدق در بر و قاج صفایر دیر  
 انی سخن گفت شیرین سخن که حضرت سخن آفرین خود سخن شناسی و ست روح الامین بر و نیک  
 زیبای حرف منقبت سر بای نور خدای و قلیس سر با تصور که سر از پانشا سده مکران داشت که هیچ  
 گوهر کلامی که از لب محمد محسن کاکوروی نبت آن افصح نبی عدنان که با طلق عن الهوی تر  
 از دفتر مراجع بی اتبای او ان هو الا وحی و وحی صفت از جمله وضا کلام زیبای و چکیده  
 زیور گوش سخن فهان گردین لب کشاید اما حیرت محض لب است و کمی خربت پرده روی مطلب سبحان  
 مقبول کلامی که قدسیان موصول علی علویان غلغلک سبحان الله بکوش سخنو میرسانند و آیه حسین  
 ان الله يحب المحسنین و نشان آن محسن آنفاق مختص میدهند اشفکان طال محمدی  
 دبستان جلایه احمدی افزوده باد که چنین خدیوه جمیده از جمله نظریه بی آن پاد در راه نور خجسته  
 بلبری بسته و دست بجان بانی کشاده یعنی حافظ محمد نظام الدین جوش سر از دانش و همیش  
 متوطن کمال حفظه الله که تمام همش در تحصیل منوبات مصروف و با هزار ذخایر شایسته شوق است  
 خوات که بمذخوان مسلمانان از تحصیل شرف نواب یارت تصویر یا تنویر سر پر ایامی سوال اگر صلی  
 علیه سلم محروم نماند آن جمیده سیدی که لبش جهت عالم نظیرش در قوت متجده نایدت افزای  
 جمله الطباع نماید لاجرم محمد حسین خان که بحسن عقیقت و صفائی طلیت نظیر خود ندارد و در  
 مصطفیای مبشاطی خوش قلم عطار دیشم محمد نور شاه که قلش شله طور و ترش شعله نور  
 دایره نامی قنایش همسری قناب اردو سود در کشانی حروفش داغ بر دل آفتاب سیکار  
 بجای طبع آراست و از نسخه که خود بقلم مصنف با جازت طبع ترسیم یافته نقل برداشته و  
 بتصحیح تمام بوم چ شله بحر می و یکشنبه بزبور الطباع پیراست احمد که اولاد آخر امت